سوال

ضروری 83؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پاک اور حدیث شریف دونوں کا ماننا ضروری ہے۔ یا قرآن پاک کافی ہے۔ جونسا شق اختیار کیا جائے۔ مدلل قرآنیہ سے ہے۔ یعنی دلیل قرآن پاک کی آیت ہو اور بس (محمد سلیم از پٹنہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دونوں کا ماننا ضروری ہے۔ ۔ ۔ قرآن کی آیت سے۔ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ٥١

حدیث کی شرعی حیثیت

از جناب امین افغانی صاحب

آپ ﷺ کے بابرکت زمانے سے لے کر پچھلی صدی تک کے تمام مسلمان اس بات پر متفق رہے ہیں۔ کہ قرآن پاک کے بعد احادیث نبوی ﷺ مسلمانوں ک لئے رشد وہدایت کا منبع اور خیر وبرکت کا سرچشمہ ہیں۔ لیکن جہاں اس صدی میں بعض لوگوں نے مذہب کے دوسرے مسائل کو ملیامیٹ کرنے

وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر انھوں نے اس قلع کر سر کرلیا۔ تو پھر مسلمان من مانی تاویلوں کے گورکھ دھندے میں پھنس کر قرآن مجید کو خود بخود چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور ایک دفعہ پھر ہندوستان کی زمین توحید کے نور سے خالی ہوجائے گی۔ اور مادر وطن کے یہ سپوت متحدہ قومیت کے خواب کی تعبیر اپنی آنکھوں۔

انکار حدیث کی اصل وجہ

ں نے اس فرقہ کے زمہ دار حضرات سے اس بارہ میں گفتگو کی ہے۔ اور گھنٹوں ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ سمجھنے کی کوشش کرتا رہا ہوں۔ کہ ان لوگوں کا نظریہ کیا ہے۔ اور چاہتے کیا ہیں۔ اصل بات جو میں نے سمجھی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ مذہبی پابندیوں اور شرعی قیود سے تنگ آگئے ہیں۔ اور ان احکام کو ماننے کے

ایک مبصر کی رائے

شہور فاضل سے گفتگو کر رہا تھا۔ مرزا صاحب کی نبوت کا تزکرہ شروع ہوا تو اس فاضل نے کہا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے مرزا صاحب کا مقصد دراصل یہ تھا کہ وہ خود نبی بن کر نبوت کی اہمیت لوگوں کی نظروں میں گھٹا دیں۔ اسی طرح خود بخود مذہب کی اہمیت گھٹ جائے گی۔ اور فلسفیانہ مذاہب (دہریت۔ ز:

جماعت اہل قرآن

ناظرین غالباً ی سمجھتے ہوں گے کہ اہل قرآن کسی خاص جماعت کا نام ہے۔ جن کا مذہبی نظریہ ایک ہے۔ اور وہ کسی خاص عقیدے کو ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ پہلے میرا بھی یہ خیال تھا۔ لیکن معلوم ہوا کہ حقیقت ایسی نہیں ہے۔ ان میں کا ہر ایک شخص خود امام اور مجتہد ہے۔ اس کو کسی دا

انکار حدیث

ی وجہ ہے کہ انکار حدیث ک بارے میں بھی ان کا نظریہ ایک نہیں ہے۔ بعض تو سرے سے ہی حدیث کو قابل استدلال ہی نہیں سمجھتے۔ بعض صرف اس کو تاریخی حیثیت دیتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اصولاً حدیث سے مذہبی مسائل کے بارے میں استناد درست ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ احادیث کی تدویز

اگر ہم ان میں سے ہر ایک نظریہ کی الگ الگ تردید شروع کردیں۔ تو بحث لمبی ہوجائے گی۔ اور غالباً اس کا یہ نتیجہ بھی کچھ نہیں نکلے گا۔ اس لئے ہم زیل میں ان لوگوں کے باہمی اختلافات سے قطع نظر کرکے صرف عام مسلمانوں کے فائدے کے لئے حدیث کی مذہبی حیثیت کو پیش کرتے ہیں۔

ضرورت حدیث ازروئے قرآن

1۔ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

تھا۔

2۔ لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ٢١ سورۃ الأحزاب

ں آیت میں اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ اخلاق بطرز معاشرت ملکی معاملات اور قلبی اعمال وغیرہ سب میں آپ ﷺ کے اقوال واعمال کی پیروی کریں۔ آپ ﷺ کے اقوال واعمال کا یہ بیش بہا ذخیرہ مسلمانوں کو کہاں سے ملے گا۔؟ آپ کی زندگی کے مفصل حالات کہاں سے دستیاب

3۔ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ١٧ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ١٨ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ١٩ ترجمہ قیامہ (نبی ﷺ) تم قرآن پڑھنے میں اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ تاکہ اسے جلدی یاد کرلو۔ بے شک اس کا یاد کرادینا اور اس کا پڑھادینا ہمارے ذمہ ہے۔ پھر جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو تم اس کے پڑھنے کی پیروی کرو۔ پھر اس

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی قراءت ۔ جمع ۔ تدوین ۔ اور بیان کا خود ذمہ لیا ہے ۔ اگر اس ذمہ داری کا ظہور اس طرح ہوا کہ قرآن کریم کی قراءت اور تدوین آپ ﷺ نے فرمائی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے مطالب کا بیان کون کرے گا ۔ کیا اس کام کے لئے ہمیں کسی اور کے در پر د

قرآن کریم نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے ۔ کہ آپ ﷺ کی پیروی کریں ۔ اور اسی پیروی کو حب الہیٰ اور نجات کی نشانی قرار دیا ہے ۔ ارشاد ہوتا ہے قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۳۱ سورة آل عمران

یہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تاکہ اللہ تم سے خوش ہو اور تمہارے گناہ معاف کردے ۔ ''

یا منکرین حدیث یہ بتا سکتے ہیں ۔ کہ آپ ﷺ کے اقوال و افعال سے انکار کرنے کے بعد بھی اپ کی پیروی کی جا سکتی ہے ۔ اور کیا اتباع کے معنی یہ ہیں ۔ کہ آپ کی ہر بات اور آپ کا ہر عمل متروک قرار دیا جائے ۔

خلاصہ

ن کریم میں اس قسم کی آیتیں بہت کافی ہیں ۔ جن میں مسلمانوں کو اطاعت رسول ﷺ کا حکم دی اگیا ہے ۔ اور ان کے ساتھ یہ تخصیص نہیں ہے کہ اطاعت رسول ﷺ سے یہ مراد فقط اس پر نازل شدہ آسمانی کتاب کو ماننا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں نے ہر زمانہ میں حدیث و سنت کی مذہبی قدر

حدیث اور امت اسلامیہ

ں بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں ۔ کے اس تیرہ سو سال کے اندر تمام دنیا میں جتنے بھی مسلمان گزرے ہیں ۔ وہ سب کے سب حدیث اور سنت کو حجت اور سند مانتے رہے ہیں اور وہ ہمیشہ قرآن مجید کی تعلیمات کو احادیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں ۔ اب اگر ان چند متفرق الخیال آدمیوں کی بات صحیح مان

انکار حدیث اور اسلام

ہ مان لیا جائے کہ اگر حدیث کو شرعی حجت سمجھ کر تمام دنیا کے مسلمان ہمیشہ سے غلطی کرتے چلے آئے ہیں ۔ تو کیا اس کے معنی یہ نہ ہوں گے ۔ کے نبی کریم اپنے مشن میں سخت ناکار رہے ۔ (نعوذ باللہ من ذالک) اور آپ جس اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے ۔ اس کو تیرہ س

انکار حدیث اور قرآن

231ایک

2 : وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۴۳ سورة البقرة پڑھو ۔ اور ذکواۃ دو ''

لیکن یہ نہیں بتاتا کہ نماز کس طرح پڑھنی چاہیے ۔ اس کے اوقات کیا ہیں ۔ شرائط کیا ہیں ۔ اور ذکواہ کن لوگوں سے اور کس حساب سے وصول ہونی چاہیے ۔ یہ تمام تفصیلات کتب حدیث میں ملتی ہیں ۔ اس لئے کہ آپ ﷺ کے فرائض میں سے ایک بہت بڑا فرض قرآن مجید کی تشریح اور توضیح کرنا تھا ۔ جو آپ

3 ۔ کبھی قرآن مجید میں ایک لفظ آجاتا ہے ۔ جس کے معنی متعین کرنے کے لئے حدیث کی ضرورت ہوتی ہے ۔ مثلاً قرآن نے خمر کو حرام قرار دیا ہے ۔ لیکن یہ نہیں بتایا ہے کہ خمر کسے کہتے ہیں ۔ اور اس کی کتنی مقدار حرام ہے ۔ یہ تمام تفصیلات حدیث سے مل سکتی ہیں ۔

4 ۔ قرآن مجید کی موجودہ ترتیب وہ نہیں ہے ۔ جس پر وہ نازل ہوا تھا ۔ اس لئے جب اس میں ایک مسئلہ کے متعلق دو مختلف حکم دکھائی دیں تو اس وقت یہ سمجھنے کی سخت ضرورت ہوتی ہے ۔ کہ ان میں سے کونسی آیت پہلے اور کون سی بعد میں نازل ہوئی ہے ۔ اور جب تک یہ معلوم نہ کیا جائے قرآن مجید سے

5 ۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام نے دنیا کے سامنے ایک نظام اخلاق ایک نظام معاشرت ایک نظام سیاست اور ایک نظام فکر پیش کیا ہے ۔ اور اس طرح پیش کیا ہے ۔ کہ تمام مہذب دنیا آج تک اسی سے فائدہ اٹھا رہی ہے ۔ اس ''نظام اسلام'' کی تفصیل یقیناً قرآن مجید سے دستیاب نہیں ہو سکتی ۔ اس ۔

ایک عرض

ے بعض بھائی اصولاً حدیث کو حجت مانتے ہیں ۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ حدیث میں بعض ایسی باتیں ہیں ۔ جو خلاف قرآن ۔ خلاف عقل ۔ اور خلاف تجربہ ہیں ۔ اس لئے ہم حدیث کو حجت شرعی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ ان کی خدمت میں عرض ہے ۔ کہ واقعی بعض خود غرض اور نفس پرست لوگوں نے آپ

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص278-287

محدث فتویٰ